رپورٹ اجلاس

کمیٹی علمائے کرام تحریک اسلامی پاکستان

منعقدہ ۱۸ شعبان ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۸۴ء

از کنوینر کمیٹی

سینئر سٹاف میٹنگ منعقدہ ۲۸ رجب ۱۴۰۴ھ مطابق یکم مئی ۱۹۸۴ء میں مولانا نعیم صدیقی صاحب نے تجویز کیا تھا کہ قصاص و دیت اور شہادت کے مجوزہ قوانین پر ہمیں شرعی نقطۂ نظر مرتب کر کے اہلِ علم اور عوام کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ اس پر ایک مستقل سٹینڈنگ کمیٹی قائم کر دی گئی اور اُسے ہدایت کی گئی کہ قصاص و دیت اور عورت کی شہادت کے مسئلے کا اچھی طرح سے جائزہ لیا جائے اور پھر اس مسئلے پر شرعی نقطۂ نظر مرتب کر کے محترم امیر تحریک کی خدمت میں پیش کیا جائے وہ اگر ضروری سمجھیں گے تو ترجمان القرآن اور دوسرے اخبارات میں اسے شائع کرایا جائے گا۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ ان مسائل کے علاوہ اگر کچھ اور مسائل پر قرآن و سنت کی روشنی میں رائے قائم کرنے کی ضرورت پڑے گی تو اُن پر بھی یہ کمیٹی کام کر کے شرعی نقطۂ نظر مرتب کرے گی۔ اِس کمیٹی کے ذمے یہ کام بھی لگایا گیا کہ عورتوں کے حقوق کی آڑ میں مغربیت کی یلغار کا نوٹس بھی لیا جائے۔

سٹینڈنگ کمیٹی درج ذیل حضرات پر مشتمل ہے۔

مولانا نعیم صدیقی صاحب، مولانا خلیل حامدی صاحب، مولانا مفتی سیاح الدین کاکاخیل، مولانا گوہر رحمٰن صاحب، مولانا عبد الرحیم صاحب پشاور، مولانا عبدالمالک صاحب، مولانا عبد الوکیل علوی صاحب اور محمد اسلم سلیمی (کنوینر)

سینئر سٹاف میٹنگ میں یہ توقع بھی ظاہر کی گئی تھی کہ مولانا خلیل احمد حامدی صاحب اس مسئلے پر عالم عرب میں کی جانے والی تحقیق سے استفادہ کر کے کمیٹی کے سامنے اپنی رائے پیش کریں گے۔ یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ یہ کمیٹی ادارہ معارف اسلامی منصورہ میں کام کرے گی۔

اس کمیٹی کے منصورہ میں موجود حضرات سے مشورہ کر کے اس کا پہلا اجلاس ۲۰ رمئی کو ادارہ معارفِ اسلامی میں طلب کر لیا گیا۔ اور اس مقصد کے لیے تمام ارکانِ کمیٹی کی خدمت میں ایک خط ۱ رمئی کو جاری کر دیا گیا۔ جس میں یہ درخواست بھی کی گئی تھی کہ حضرات علمائے کرام قصاص و دیت اور شہادت کے مسئلے پر سوچ بچار کر کے تشریف لائیں اور قرآن، آثار صحابہؓ، اور فقہا و ائمہ عظام کی آرا کی روشنی میں اپنی تحقیق کو مرتب کر کے تحریری شکل میں اپنے ساتھ لائیں تو کمیٹی کو کسی نتیجے پر پہنچنے میں آسانی ہوگی۔

اجلاس سے ایک دن پہلے حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کا خط بذریعہ ڈاک موصول ہوگیا۔ جس میں انہوں نے اپنے بعض عذرات کی وجہ سے کمیٹی کے اجلاس میں شرکت سے معذرت کی، البتہ انہوں نے شہادت کے مسئلہ پر اور قصاص و دیت کے مسودہ قانون کے پس منظر اور مغرب زدہ طبقے کے اعتراضات کے سلسلے میں اپنے دو وقیع نوٹ ارسال فرمادیئے۔

اسی طرح مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے قصاص کی شرعی حیثیت، قصاص کی معافی اور راضی نامے کی صورت، دیت کے قانون اور عورت کی دیت کے بارے میں اپنی تحقیقی رائے قرآن و سنت اور آثار صحابہؓ اور فقہا و ائمہ کرام کی آرا کی روشنی میں مرتب کر کے دے دی۔

مولانا عبدالمالک صاحب نے کچھ عرصہ قبل عورت کی دیت کے مسئلے پر اپنا تحقیقی نوٹ مرتب کیا تھا۔ اس پر کچھ اضافے کر کے انہوں نے قابلِ قدر حوالے شامل کر دیئے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب نے بھی قصاص الاطراف اور خونبہا میں مرد اور عورت کی برابری کے مسئلے پر فقہی کتب کے حوالوں پر مشتمل قابلِ قدر نوٹ تحریر کیا تھا، جو وہ اپنے ساتھ لائے۔

اجلاس کمیٹی

مورخہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ (۲۰ مئی ۱۹۸۴ء) کو بعد نماز عصر سٹینڈنگ کمیٹی کا پہلا اجلاس ادارہ معارف اسلامی منصورہ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا خلیل احمد حامدی صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں درج ذیل حضرات شریک ہوئے۔

مولانا گوہر رحمٰن صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا عبدالوکیل علوی صاحب، مولانا گلزار احمد مظاہری صاحب (خصوصی دعوت پر) مولانا محمد حسین صاحب جو مولانا مظاہری صاحب کے ساتھ تشریف لائے اور محمد اسلم سلیمی۔

اس اجلاس میں مفتی سید سیاح الدین صاحب کاکا خیل اپنے عذرات کی وجہ سے اور مولانا نعیم صدیقی صاحب اپنی بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔

کارروائی کا آغاز مولانا عبدالمالک صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر ۱۷۸ اور ۱۷۹ تلاوت کیں جن میں قصاص کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔

اس کے بعد کنوینر نے اس کمیٹی کے قیام کا پس منظر اور اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ اور بتایا کہ مفتی سیاح الدین صاحب اور مولانا گوہر رحمٰن صاحب اور مولانا عبدالمالک صاحب کی تحریری آرا آ چکی ہیں۔ صدر مجلس کی اجازت سے زیر دستخطی نے مفتی سید سیاح الدین صاحب کے ارسال کردہ نوٹ پڑھ کر سنائے۔ یہ دونوں نوٹ اس کارروائی کے ساتھ منسلک ہیں۔

اس کے بعد مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے عورت کی دیت کے بارے میں اپنا مفصل نوٹ پیش کیا۔ نماز مغرب کے بعد مولانا عبدالمالک نے اپنی تحریری رائے پیش فرمائی۔ اور پھر مولانا عبدالرحیم صاحب نے وہ تحریر پیش کی جو وہ لکھ کر لائے تھے۔ سب رپورٹیں اس کارروائی کے ساتھ منسلک ہیں۔

مولانا عبدالوکیل علوی صاحب نے فرمایا کہ وہ کوئی تحریری رائے تو مرتب نہیں کر سکے، جو آرا اب پیش کی جا چکی ہیں، ان سے انہیں اتفاق ہے۔ انہوں نے یہ پیش کش کی کہ تینوں آراء میں جو حوالے درج ہیں اُن کی تخریج کر کے اگر ان سب کی روشنی میں ایک جامع مضمون مرتب

کرنے کی ضرورت محسوس کی جائے تو وہ یہ خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

مولانا عبدالوکیل علوی صاحب نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ دیت کے مسئلے پر ایک مثبت مضمون کے ساتھ ہی ایک اور مضمون بھی تیار کیا جائے جس میں ان اعتراضات کا موثر طور پر جواب دیا جائے جو مغرب زدہ عورتیں اور ان کو استعمال کرنے والے لوگ عورت کی نصف دیت کے مسئلے پر پیش کرتے ہیں۔

مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے یہ رائے پیش کی کہ شریعت میں اس بات کی گنجائش موجود ہے کہ کسی خاص کیس میں حالاتِ مقدمہ کے پیش نظر اگر قاضی چاہے تو تعزیراً کسی عورت مقتولہ کے قاتل پر مقررہ دیت کے علاوہ بھاری جرمانہ بھی عائد کر دے اور اس جرمانے کی رقم میں سے کچھ حصہ مقتولہ کے ورثا کو دلا دے جو شریعت کی مقرر کردہ دیت (مرد کی نصف) کے علاوہ ہو گا۔ مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے تجویز کیا کہ اگر ہماری طرف سے اس بات کو نمایاں طور پر پیش کیا جائے تو اس بات کا امکان ہے کہ مغرب زدہ عورتوں کا اٹھایا ہوا فتنہ کسی حد تک دب جائے۔

اس کے بعد صدرِ مجلس مولانا خلیل احمد حامدی صاحب نے اپنی رائے پیش کی۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ کوئی تحریر تو مرتب نہیں کر سکے ہیں، کیونکہ انہیں اس کمیٹی کے قیام کا علم اس خط کے ملنے پر ہی ہوا۔ البتہ انہوں نے اس مسئلے پر سعودی عرب، لیبیا اور مصر میں ہونے والے کام کا خلاصہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ جس طرح آج یہ مسئلہ پاکستان میں اٹھا ہوا ہے، اور زیر بحث ہے، اسی طرح آج سے چودہ پندرہ سال پہلے یہ مسئلہ سعودی عرب، لیبیا اور بعض دوسرے ممالک میں بھی اٹھا تھا۔ اور فقہی کتابوں کے جو حوالے آج مولانا گوہر رحمٰن صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب نے پیش فرمائے ہیں۔ وہ تسلسل کے ساتھ مختلف ممالک میں پیش کیے جاتے رہے ہیں۔ اور مختلف اہلِ علم نے اس موضوع پر کھل کر اظہار خیال کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مصر کے عبدالقادر عودہ شہید نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ شیخ فتحی بھنسی، ڈاکٹر علی علی منصور، اور فاروق نبہان نے زوردار کتابیں لکھی ہیں۔ اسی طرح احمد محمد الحصری جو اردن یونیورسٹی میں پروفیسر

ہیں - انہوں نے دیت، جنایات اور شہادت کے موضوع پر قابلِ قدر مواد جمع کیا ہے۔ ابوزہرہ، سید سابق اور عبدالکریم زیدان کی تحقیقات بھی قابلِ قدر ہیں۔ اس معاملے میں شیخ ابوزہرہ اور علی علی منصور نے منفرد رائے قائم کی ہے اور عورت کی دیت مرد کے برابر کر دینے کی تجویز پیش کی ہے۔

مولانا حامدی صاحب نے مزید بتایا کہ آج سے چودہ پندرہ سال پہلے ۱۳۹۰ھ میں سعودی عرب میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا کہ عورت کی دیت مرد سے نصف ہونے کے مسئلے پر از سر نو غور کیا جائے۔ چنانچہ ایک کونسل اس مسئلے پر غور کرنے کے لیے قائم کی گئی جس میں ہائی کورٹوں کے جج اور چیف جسٹس صاحبان کے علاوہ کورٹ آف اپیل کے جج اور کچھ دوسرے اہلِ علم کو جمع کیا گیا۔ سب نے بالاتفاق یہ فیصلہ دیا کہ نہ صرف فقہ حنبلی میں بلکہ مذاہب اربعہ میں اور پوری امت میں اس پر اتفاق چلا آرہا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ البتہ اس کونسل نے دیت کی قیمت میں بحالاتِ موجودہ اضافہ کر کے سوا لاکھ ریال مقرر کر دی ہے۔

ابوظہبی میں بھی اس مسئلے پر جو تحقیق ہوئی وہ بھی اسی نوعیت کی ہے۔

۱۹۷۳ء میں لیبیا میں قذافی نے اس طرح کے مسائل پر غور کرنے کے لیے ایک کونسل طلب کی تھی جس کے سیکرٹری ڈاکٹر علی علی منصور تھے۔ اس وقت ڈاکٹر علی علی منصور نے جمہور کی آراء سے انحراف کرتے ہوئے اصم اور ابن عُلَیۃ[1] کے قول کو قبول کیا اور عورت کی دیت مرد کے برابر قرار دی۔ ڈاکٹر منصور نے اس سلسلے میں ابو زہرہ کا سہارا لیا۔

ابوزہرہ نے اپنی کتاب "العقوبہ فی الاسلام" میں یہ خام سی رائے پیش کی تھی کہ عورت کی دیت کو مرد سے نصف قرار دینے والوں نے اس مسئلے کے مالی پہلو کو پیش نظر رکھا ہے اور اس مسئلے کا انسانی پہلو اور انسانی جان کے اتلاف کے جرم کے صدور کا پہلو، پیش نظر نہیں رکھا ہے۔ ابوزہرہ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ قاتل مرد پر حملہ آور ہو یا عورت پر، اس کی مجرمانہ ذہنیت ایک ہی نوعیت کی ہوتی ہے اور عورت اور مرد کا خون یکساں محترم ہے۔ اس لیے انہوں نے ابوبکر اصم کی

---

[1] ان دونوں شخصیتوں کے متعلق کمیٹی کے مرتبہ مرکزی مقالہ میں بحث کی گئی ہے۔

رائے کو قبول کرتے ہوئے تجویز کیا کہ عورت کی دیت کو مرد کی دیت کے برابر سمجھا جائے۔

مولانا خلیل حامدی صاحب نے بتایا کہ شیخ ابوزہرہ کے بعد احمد محمد الحصری نے ابوزہرہ کا نام لیے بغیر اُن کی رائے کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ اسی طرح تمام علمائے ازہر نے بالاتفاق اجماع امت کے مطابق یہی رائے دی ہے کہ عورت کی دیت نصف ہے۔ مصر میں حال ہی میں مصری پارلیمنٹ کے فیصلے کے تحت اسلامی قوانین کمیٹی نے جو مسودۂ قانون تیار کیا ہے، اُس میں بھی علمائے ازہر کی اس متفقہ رائے کے مطابق ہی طے ہوا ہے کہ عورت کی دیت نصف ہے۔

عالم اسلام میں اس مسئلے پر ہونے والے تحقیقی کام کو مجلس کے سامنے پیش کرنے کے بعد خلیل حامدی صاحب نے وہ حوالے بھی پیش کیے جو انہوں نے فقہ کی کتابوں سے نوٹ کیے تھے۔ اور آخر میں کہا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہونے کے مسئلے پر قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک ایک تسلسل پایا جاتا ہے۔ اور جن چند ایک حضرات نے اس سے اختلاف کیا ہے ان کی آرا شاذ ہیں اور ان کے دلائل مضبوط نہیں ہیں۔

مولانا عبدالمالک صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ شیخ ابوزہرہ نے عورت کی دیت نصف ہونے پر اجماع کو اجماع سکوتی قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اجماعِ سکوتی کو اکثر نے حجت نہیں مانا ہے لیکن اس اجماعِ سکوتی کے ساتھ ساتھ تعامل صحابہؓ بھی تو یہی ہے کہ عورت کی دیت نصف ہے۔ تعامل صحابہؓ تو ہر ایک کے لیے حجت کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا خلیل حامدی صاحب نے فرمایا کہ خالد اسحاق صاحب ایڈووکیٹ اور ریاض الحسن نوری صاحب نے اپنے مضامین میں جو دلائل پیش کیے ہیں اُن کا جواب بھی ہمیں دلائل کے ساتھ ایک الگ مضمون کی شکل میں دینا چاہیے۔

مولانا گلزار احمد مظاہری صاحب نے فرمایا کہ اصم اور ابن عُلَیّہ کی حقیقت بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ معتزلہ میں سے تھے۔ اس لیے ان کے شاذ قول کو اہمیت نہیں دینی چاہیے۔

آخر میں طے ہوا کہ مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے عورت کی دیت کے بارے میں جو مضمون تحریر فرمایا ہے اس کی اگر وہ مزید تشریح کر دیں اور اُس میں اُن حوالوں کو بھی شامل کر دیا جائے

جو مولانا عبدالمالک صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب نے پیش کیے ہیں تو اس کو ایک مثبت اور جامع مضمون کی شکل میں شائع کر دیا جائے۔

اس کے علاوہ خالد اسحٰق صاحب اور ریاض الحسن نوری صاحب کے مضامین میں جو اعتراضات نصف دیت پر کیے گئے ہیں ان کا جائزہ مولانا عبدالوکیل علوی صاحب اور مولانا گوہر رحمٰن صاحب لیں اور پھر ان اعتراضات پر تنقید مرتب کریں اور ایک الگ مضمون تیار کیا جائے اور شائع کیا جائے۔

پونے نو بجے دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

محمد اسلم سلیمی

ہماری نئی مطبوعات

		روپے
۱- خورشید رسالت کی پانچ کرنیں	آباد شاہ پوری	۱۸/-
۲- یادِ رفتگان	ماہر القادری رح	۴۲/-
۳- اسلام میں جرم و سزا	ڈاکٹر عبدالعزیز عامر	۳۳/-
۴- اسلامی ریاست کی ذمہ داریاں	امام ابن تیمیہ رح	۱۸/-

البدر پبلی کیشنز - اردو بازار - لاہور ۲